السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قیمتی کانوں پر سونے اور چاندی کے علاوہ ہوں زکوۃ واجب ہے ؟ (فتاوی الامارات :49)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مقتدی کے لحاظ سے اصل زکوۃ صرف سونے اور چاندی پر ہے ۔ باقی جوان کے لاوہ کانیں ہیں توان پہ زکوۃ واجب نہیں ہے ۔ مگریا تواس کے بارے میں تفصیل ہے یا اختلاف ہے کہ جو علماء کے نزدیک معروف ہے ۔ زکوۃ کے مال میں وجوب زکوۃ کے بارے میں یا جوکان ہیں توان پر زکوۃ نہیں ہے کیونکہ اس کی نص وارد نہیں ہے اور سامان تجارت میں وہ تمام چیزیں شامل ہیں کہ جن کو انسان جمع کرتا ہے زکوۃ کی غرض سے ۔ سامان تجارت اس کی زکوۃ کے بارے میں شروع سے ہی علماء کے درمیان اختلاف چلا آرہا ہے ۔ ان میں سے بعض وجوب کے قائل ہیں اور بعض وجوب کے قائل نہیں ہیں ۔ جب یہ کہا جاتا ہے کہ کیا تجارت کے سامان پہ زکوۃ ہے ؟ تو یہاں زکوۃ سے مراد وہ زکوۃ ہے کہ جس میں نصاب اور سال کی شرط ہے جو لوگ وجوب زکوۃ کے قائل ہیں ۔ وہ کہتے ہیں کہ ہر سال اس مال کی قیمت لگائی جائے گی ۔ جب نصاب کو وہ مال پہنچ جائے گا تو ڈھائی فیصد کے حساب سے زکوۃ دی جائے گی ۔ یہ ایسی زکوۃ کی نوع ہے کہ جس کے بارے میں کتاب وسنت میں ایسی کوئی چیز وارد نہیں ہوئی کہ جو اس کی مزید تائید کرتی ہو لیکن یہاں ایک مطلق زکوۃ بھی ہے کہ جو ہر اس شخص پر واجب ہے اپنی تجارتی سامان میں وسعت پاتا ہو کہ وہ کچھ نہ کچھ ادا کرے کوئی معین نہیں ہے اور نہ ہی سال کی شرط ہے عمومی نصوص سے دلیل پکڑتے ہوئے ۔

یٰاَیُّہَا الَّذینَ ءامَنوا اَنفِقوا مِمّا رَزَقنٰکُم   ٢٥٤ ... سورة البقرة

سامان تجارت کی قیمت لگانا اور ڈھائی فیصد کے حساب سے زکوۃ ادا کرنا اس کی سنت صحیح میں کوئی دلیل نہیں ہے ۔ میں کہتا ہوں کہ ''ابو داوٗد رحمة اللہ علیہ میں ایک حدیث جو سامان تجارت کے زکوۃ کی وجوب پر دلالت کرتی ہے بشرطیکہ ثابت ہو۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

زکوۃ کا بیان صفحہ :214

محدث فتویٰ